احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | اتوار ۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ۲۹ ظہور ۱۳۷۲ ہش ۲۹ اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۹۳

دعا حصول فضل الٰہی کا بڑا ہی مفید ذریعہ ہے

انسان درجہ بدرجہ ترقی کر کے اپنی رفعتوں کو پہنچتا ہے یہ ارتقاء تدریجی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل جہاں اور بہت سی چیزوں سے حاصل کیا جاتا ہے جیسا کہ (کلام الٰہی) نے وضاحت سے اسپر روشنی ڈالی ہے وہاں دعا بھی اس کا بڑا ہی مفید ذریعہ ہے اور اسے انسان چھوڑ نہیں سکتا اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا انسان کے لئے ممکن نہ ہوتا اگر وہ خود اپنے فضل سے اور اپنے مقرب بالارادہ ہونے سے اپنے وجود کا پتہ نہ دیتا۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تمام مخلوقات اجرامِ فلکی سے لے کر اَرضی تک اپنی بناوٹ ہی میں عبودیت کا رنگ رکھتی ہیں۔ ہر پتّے سے یہ پتہ ملتا ہے اور ہر شاخ اور آواز سے یہ صدا نکلتی ہے کہ الوہیّت اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کے عمیق در عمیق تصرّفات جن کو ہم خیال اور قوّت سے بیان نہیں کر سکتے، بلکہ کامل طور پر سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اپنا کام کر رہے ہیں؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (—) اللہ تعالیٰ ہی ایک ایسی ذات ہے جو جامعِ صفاتِ کاملہ اور ہر ایک نقص سے منزّہ ہے۔ وہی مستحقِ عبادت ہے۔ اسی کا وجود بدیہی الثبوت ہے۔ کیونکہ وہ حیّ بالذات اور قائم بالذّات ہے اور بجز اس کے اور کسی چیز میں حیّ بالذّات اور قائم بالذّات ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی۔ کیا مطلب۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بدُوں اور کسی میں یہ صفت نظر نہیں آتی کہ بغیر کسی علّتِ مُوجبہ کے آپ ہی موجود اور قائم ہو یا یہ کہ اس عالم کی جو کمالِ حکمت اور ترتیبِ محکم و موزوں سے بنایا گیا ہے۔ علّتِ مُوجبہ ہو سکے غرض اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو ان مخلوقاتِ عالم میں تغیّر و تبدّل کر سکتی ہو یا ہر ایک شے کی حیات کا موجب اور قیام کا باعث ہو۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ ۷۲-۷۳)

تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا:۔
"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید خدا تعالیٰ نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے اسے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں۔ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"
دوستوں کو چاہیئے کہ اس عظیم الشان تحریک کے لئے قربانی پیش کرتے ہوئے اس کی عظمت اور اہمیت کے مطابق قربانی پیش کریں۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

صدقات برائے نادار مریضان

صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور ناگہانی آفات سے بچاتے ہیں فضلِ عمر ہسپتال میں نادار مریضوں کا علاج احباب جماعت کے صدقات وعطیات سے ہوتا ہے۔
احباب جماعت سے اس مد میں فراخدلی سے عطیات دینے کی گذارش ہے۔
(ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال)

تقویٰ پر مبنی مالی قربانی مقبول ہوتی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جب ہم دُنیا میں مالی قربانی پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک جہت سے ہم اسے دو حِصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اوّل وہ مالی قربانی جو خالصۃً للہ کی جاتی ہے۔ جو تقویٰ پر مبنی ہوتی ہے۔ اس کے متعلق الٰہی قانون یہ ہے کہ وہ تھوڑی بھی ہو تو خدا کی نظر میں "بے شمار" کے طور پر مقبول ہوگی اور ایک مالی قربانی وہ ہے جو دُنیا کے دکھاوے کے لئے یا دیگر اغراض کی خاطر کی جاتی ہے وہ اگر سونے کے پہاڑوں کے برابر بھی ہو تو وہ نامقبول ہوگی۔ فرماتا ہے کہ اگر تم نے سونے کے پہاڑوں کے برابر اس کی راہ میں خرچ کیا لیکن تقویٰ کی کمزوری کی وجہ سے یا کسی اندرونی گناہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو وہ دُنیا میں نامقبول ہُوا تو آخرت میں بھی تمہارے حِصّہ میں کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ اس وقت تمہارا یہ اصرار کہ میں نے تو خدا کی راہ میں اتنا سونا خرچ کیا تھا اتنے خزانے لٹائے تھے اس اعتراض کی۔ اس وہم کی کوئی بھی حقیقت نہ ہوگی۔ اس وقت خدا کے سامنے اپنی مالی قربانیاں پیش کرنا کہ فلاں گناہ کے بدلہ میں قربانیاں قبول فرما اور مجھے بخش دے یہ خیال، یہ وہم ردّ کر دیا جائے گا۔"
(از خطبہ فرمودہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ ظہور ۱۳۷۲ ہش ۲۹ اگست ۱۹۹۳ء

خدا کی عظمت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں "خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ پروری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ"۔

اس ارشاد کا ماحصل یہ ہے کہ "تم قبول کئے جاؤ" حقیقت یہ ہے کہ زندگی کی اصل اور حقیقی کامیابی اسی میں ہے کہ انسان قبول کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ ایسا ہو جسے "منظور نظر" کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے اقوال اور اس کے اعمال کو پسند کرنے لگے اور اس کے ساتھ اپنے پیارے بندوں جیسا سلوک کرنے لگے۔ منظور نظر ہونے یا قبول کئے جانے کا یہی مطلب ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جس کے حصول کے لئے حضور نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس ارشاد میں درج ذیل باتیں قابل غور ہیں (۱) خدا کی عظمت دلوں میں بٹھائی جائے۔ خدا کے موجود ہونے کا عقیدہ تو عام ہے لیکن اسے عظمت دینے یعنی اس کی عظمت کے اقرار کی کیفیت بہت کم ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک اس کی عظمت کو دل میں نہ بٹھایا جائے اس وقت تک اس کے موجود ہونے کا اقرار بھی کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ (۲) اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عمل سے کیا جائے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا جائے۔ نگاہ رکھی جائے تو اس کی طرف۔ امیدیں لگائی جائیں تو صرف اس سے۔ اور مشکل کے وقت سب سے پہلے اس کی طرف بھاگا جائے اور اس سے مدد طلب کی جائے۔ یہی وہ بات ہے جس سے خدا تعالیٰ بھی عملی طور پر انسان پر اپنے رحم و کرم کا اظہار فرماتا ہے۔ اس کی مدد کرتا ہے اس کے کاموں کو خود سرانجام دینے لگتا ہے۔ (۳) کینہ پروری سے دور رہا جائے۔ اور بنی نوع انسان کے ساتھ حقیقی ہمدردی کی جائے۔ انسان کو سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے غلط نہ سمجھا جائے اور بوقت ضرورت اس کی مدد کی جائے اس سے انسانیت ایک مرکز پر اکٹھی ہو سکتی ہے۔ اور ہر نیکی کی توفیق ملتی ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آغا و سہیل آپ کے ہیں دوست' تو اے دوست
ہر بات میں ہر کام میں راحت ہی ملے گی
اک پیار بھرا دل ہے' تو اک جذبۂ خدمت
یوں ہو تو بھلا کیوں نہ کلی دل کی کھلے گی

ابو الاقبال

اللہ کا کرم ہے میرے مولیٰ کی عطا ہے
ہر بار قدم آگے سے آگے ہی بڑھا ہے

دشوار تو تھیں راہیں مگر ایسا ہوا ہے
بڑھ بڑھ کے قدم منزلوں نے تھام لیا ہے

آواز جو گمنام سی بستی سے اُٹھی تھی
جا پہنچی اُفق تا بہ اُفق اُسکی صدا ہے

اُس ہاتھ کی اُنگلی کا اشارہ بھی ہے پیارا
وہ ہاتھ کہ جس ہاتھ پہ سایۂ خدا ہے

کب سیلِ رواں وقت کا رُکتا ہے کسی سے
کب وقت کے دھارے کو کوئی روک سکا ہے؟

ہر دُکھ سے شفا پانے کا ہے ایک ہی دارو
نادؔر درِ مولیٰ پہ تضرّع ہے دُعا ہے

نادؔر قریشی

"سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ امتیازی تعلق قائم ہونا چاہیئے کہ ہر ضرورت کے وقت اور ہر خوف سے بچنے کی خاطر سب سے پہلے دھیان خدا تعالیٰ کا ذہن میں آئے اور بعد میں اسباب کی طرف طبیعت متوجہ ہو۔ اسباب کی طرف طبیعت متوجہ ہونے کے متعلق یہ نکتہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ ہمارا خدا تمام کائنات کا خدا ہے۔ روحانی دُنیا کا بھی وہی خدا ہے اور جسمانی دُنیا کا بھی وہی خدا ہے۔ اس لئے اس سے ہم مستغنی نہیں ہو سکتے۔ دُعا اصل ہے مگر جو ذرائع اس نے بنائے ہیں، جو اسباب کی دُنیا اس نے تخلیق فرمائی ہے اس دُنیا سے مستغنی نہیں ہو سکتے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

فرماتا ہے :۔

اے لوگو تم کو مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق کیوں شبہات ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہاری پہلی پیدائش کس طرح بے جان چیزوں سے ہوئی ہے۔ مٹی سے سبزہ نکلتا ہے اور پھر اس سبزہ کو کھا کر نطفہ بنتا ہے۔ پھر نطفہ خون کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس کا کچھ حصہ تو انسانی جسم کی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے اور کچھ حصہ ابھی ایسی شکل اختیار نہیں کر چکا ہوتا۔ پیدائش کی یہ ترتیب اس لئے رکھی گئی ہے تا کہ ہم اس سے تمہاری روحانی پیدائش کا اندازہ بھی تمہیں بتا سکیں۔ اور جب ہم جنین کو ایک حد تک پیدا کر لیتے ہیں تو ہم اس کو ایک عرصہ تک رحم میں رکھتے ہیں۔ پھر اسے ایک بچہ کی شکل میں باہر نکالتے ہیں۔ تا کہ آہستہ آہستہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کسی کی روح پہلے ہی یعنی دنیا میں کام کرنے سے پہلے قبض کر لی جاتی ہے اور تم میں سے بعض کو بڑھاپے کی کمزور عمر تک لے جایا جاتا ہے۔ تا کہ ایک خاصی مقدار تک علم حاصل کر کے وہ بالکل جاہل ہو جائے اور تم زمین کو بھی دیکھتے ہو کہ وہ بالکل بے طاقت پڑی ہوئی ہوتی ہے لیکن جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے۔ اور اس کی سبزی اگنے لگتی ہے۔ اور ہر قسم کے خوبصورت نباتی جوڑے اگانے لگتی ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات پوری ہو کر رہتی ہے۔ اور وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور وہ ہر اس چیز پر قادر ہے۔ جو اس کے منشاء کے مطابق ہوتی ہے۔

ہم نے یہ ترجمہ اس لئے کیا ہے کہ یہاں یہ نہیں آیا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بلکہ یہ فرمایا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی قدرت کا اظہار پسندیدہ چیزوں میں ہوتا ہے۔ ناپسندیدہ چیزوں میں نہیں پس یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے یا کیا خدا چوری کر سکتا ہے۔ یا کیا خدا خودکشی کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں ناپسندیدہ ہیں اور قدرت کے اظہار کے خلاف ہیں۔ کلام الٰہی یہی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسندیدہ چیزوں کا اندازہ کرنے والا ہے۔ جو قدیر کے معنی ہیں۔ یعنی ایسے امور کو ظاہر کرنے والا ہے جو اس کے منشاء کو پورا کرتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان تمام باتوں کو دیکھ کر تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ جس طرح جسم کی پیدائش تدریجاً ہوتی ہے اسی طرح روح کی پیدائش بھی تدریج سے ہوتی ہے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کرتے ہی مسلمانوں کی ترقی اور اپنی تباہی کی امید نہیں لگا بیٹھنی چاہیئے جس طرح جسم آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح اسلام اور مسلمان بھی آہستہ آہستہ کمال حاصل کریں گے۔ اور جس طرح جسم پر ایک عرصہ کے بعد تنزل وارد ہوتا ہے اور وہ بالکل بے کار ہو جاتا ہے اسی طرح مسلمانوں کے مقابلہ میں تم بھی کچھ عرصہ کے بعد تنزل کا شکار ہو جاؤ گے اور تباہ ہو جاؤ گے۔ پس جلدی نہ کرو اور نہ خدا کی طرف سے آنے والی زندگی فوراً اثر ظاہر کرتی ہے۔ اور نہ قوموں پر آنے والی موت فوراً نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ ہاں خدا کی باتیں ضرور پوری ہو کر رہتی ہیں۔ اور جس کے لئے زندگی مقدر ہو اس کو زندگی مل جاتی ہے اور جس کے لئے تباہی مقدر ہو اس پر تباہی آجاتی ہے۔ اور جن کے لئے زندگی مقدر ہے خواہ وہ قبروں میں پڑے ہوئے نظر آتے ہوں پھر بھی وہ زندہ ہو کر رہیں گے اور جن کے لئے موت مقدر ہے وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کج بحثی کرتے چلے جائیں گے اور تکبر سے کام لیں گے اور چاہیں گے کہ دوسروں کو بھی گمراہی میں ڈالیں۔ لیکن آخر وہ دنیا میں بھی ذلیل ہونگے اور قیامت کے دن بھی عذاب پائیں گے۔ لیکن خدا کی طرف سے آنے والا عذاب بلا وجہ نہیں ہوتا اور وہ انسان کی اپنی کرتوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو۔ بے دلی سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور اس کے مقرب اور نعمائے الٰہیہ کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہوتا ہے جو ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک اور ماسویٰ اللہ کی محبت سے خالی ہو۔ ہمارے ملک میں بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان کبھی بچ نہیں سکتا۔ اگر دونوں کشتیاں کچھ وقت تک اکٹھی بھی چلی جائیں تب بھی پانی کی رَو ایک نہ ایک وقت ضرور ان کو علیحدہ کر دے گی اور ان کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان غرق ہو کر رہے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا جو منہ سے تو اس کے ساتھ اپنی محبت کا دعویٰ کرتے ہوں اور عملی طور پر رات دن وہ دنیا پر گرے رہتے ہوں اور خدائی احکام کو پس پشت ڈال رہے ہوں۔ جب ترکوں نے بغداد پر حملہ کیا تو اٹھارہ لاکھ آدمی انہوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایسی تباہی اور بربادی کے وقت لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس تباہی سے بچالے۔ انہوں نے کہا کہ میں کیا دعا کروں۔ میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں مجھے آسمان سے ملائکہ کی آواز سنائی دیتی ہے کہ یعنی اے کافرو ان فاجروں کو خوب مارو۔ حالانکہ بظاہر ان میں سے ایک فریق جو مارا جا رہا تھا خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا تھا۔ اور دوسرا فریق ان سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا۔ مگر چونکہ (انہوں نے) مذہب کو صرف نام کے طور پر قبول کیا تھا اپنے قلوب میں انہوں نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان پر عذاب آ گیا۔ پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے۔ اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کیسا تعلق ہے۔ اور وہ آیا عسر اور یسر دونوں حالتوں میں وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں۔ اگر انعام کے وقت وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا اور مصیبت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ خدا نے مجھ پر پہلے کونسا احسان کیا ہے جو یہ مصیبت بھی بھیج دی۔ تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کا ایمان محض دھوکا تھا۔ کامل ایماندار وہی شخص کہلا سکتا ہے جو ہر ابتلاء اور مصیبت میں ثابت قدم رہتا ہے۔ بلکہ مصائب کے آنے پر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور زیادہ جھک جاتا اور اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ عجز اور انکساری پیدا کرتا ہے۔

شذرات

بوسنیا کے زخمی

سارا جیوو میں سے کن زخمیوں یا مریضوں کو ہوائی جہاز کے ذریعے وہاں سے باہر کسی اور ملک میں لے جانا ہے تا کہ ان کا علاج کیا جا سکے۔ اس بات کا فیصلہ اقوام متحدہ کے افسر کر رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں فن لینڈ کے ایک ڈاکٹر پر الزام لگا کہ وہ ان لوگوں میں سے از خود انتخاب کرتے ہیں۔ اور جنہیں چاہیں چھوڑ جاتے ہیں اور جنہیں چاہیں باہر کسی دوسرے ملک میں علاج کے لئے لے جاتے ہیں۔ اس الزام کا وہ کیا جواب دیں گے یا وہ کیا جواب دیتے ہیں وہ سکتے ہیں۔ یہ لوگ یہاں سے باہر جانے کے لئے ہر حیلہ استعمال کرتے ہیں۔ اور ان حیلوں میں سے ایک حیلہ بیماری اور زخمی ہونا بھی ہے۔ یعنی جو لوگ بیمار اور زخمی ہوتے ہیں وہ سب سے پہلے سارا جیوو سے باہر جانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہاں کے لوگ باہر جانے کے لئے اتنے خواہش مند ہیں کہ اگر ہم انہیں باہر نہ لے جائیں تو وہ ہم پر حملہ کر کے جان سے مار سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک پانچ سالہ بچی ارما کو لندن پہنچایا گیا۔ وہاں اسے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھا گیا۔ لیکن ابھی تک وہ پوری طرح صحت مند نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اخبارات والے اس بات کی طرف توجہ نہ کرتے تو اسے سارا جیوو سے باہر لے جایا ہی نہ جاتا۔ کیونکہ وہ تو اقوام متحدہ کی فہرست پر بھی نہیں تھی۔ اب برطانیہ سویڈن اور آئرلینڈ میں اس لڑکی کی مشہوری کے بعد اکتالیس مزید مریضوں اور زخمیوں کو وہاں لینے کا وعدہ کیا ہے۔ جو پراپیگنڈہ اس بچی کے متعلق کیا جا رہا ہے۔ اسے اپریشن ارما (ارما بچی کا نام ہے) کا نام دیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اس فہرست میں شامل تمام لوگ جو اقوام متحدہ نے تیار کی ہے دیگر ممالک میں علاج کے لئے لے جائے جا سکیں گے۔ لیکن ارما کا وہ ڈاکٹر جو سارا جیوو میں اس کا علاج کرتا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ جو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد ڈار۔ لندن

"اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو"

مورخہ ۳۰ ستمبر ۵۴ء کو میری تبدیلی سی۔ آئی۔ ڈی ہیڈ کوارٹرز دارالسلام تنزانیہ سے سنٹرل پراونس (CENTRAL PROVINCE) ڈوڈومہ (DODOMA) ہوئی۔ اس وقت تاحال برطانوی نوآبادیات کا نظام زوروں پر تھا۔ اور حکومت برطانیہ نے دنیا میں اپنی نوآبادیات میں دو طرز کی سول سروس بنائی ہوئی تھی۔ اوّل طبقہ کو سینیئر سول سروس (H.M. OVERSEAS CIVIL SERVICE) کہا جاتا تھا اس زمرہ میں صرف اعلیٰ گریڈ کے افسران ہوتے تھے جو انگریز ہوتے تھے۔ جیسے متحدہ ہندوستان میں ایک وقت آئی۔ سی۔ ایس کے افسران تھے۔ دوسرا طبقہ جونیئر سول سروس تھا جس میں ایشیائی اور افریقن لوگ آتے تھے۔ یعنی درمیانہ اور نچلے درجہ کے افسران۔ ان دونوں طبقوں میں مراعات کا بھی بڑا فرق تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضرت امام جماعت الثانی کی دعاؤں سے خدا نے فضل کیا اور خاکسار کی تقرری انگلستان سے COLONIAL SECRETARY نے کی تھی۔ اس لئے میں بھی سینیئر سروس کا فرد تھا۔ اس زمرہ کے افسران یا بالفاظ دیگر انگریز افسروں کے لئے رہائشی علاقہ بالکل علیحدہ شہر سے ذرا دور ہوتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ڈوڈومہ پہنچ کر ہم ایک ایسے علاقہ میں رہائش پذیر ہوئے جہاں صرف انگریز افسران رہتے تھے اور ہم بالکل الگ تھلگ ہو گئے۔ نیز خاکسار کی بیوی باقاعدہ پردہ کرتی تھی اس لئے وہ بالکل تنہا رہ گئی۔ ہمارے سب ہمسایہ انگریز تھے جو زیادہ پراونشل افسران تھے۔ میری اس شہر میں پہلی دفعہ تعیناتی ہوئی تھی۔ اس لئے یہ شہر ہمارے لئے بالکل نیا تھا اور ہمارا کوئی واقف نہ تھا۔ مگر چند ماہ بعد ایک سکھ ڈاکٹر فیملی۔ ڈاکٹر رام سنگھ صاحب نے جو پہلے سرکاری ملازمت میں تھے اور ریٹائر ہونے کے بعد یہاں پریکٹس شروع کر دی تھی۔ ان سے واقفیت ہو گئی۔ اس کے علاوہ محکمہ ریلوے کے ایک ملازم مکرم محمد یوسف صاحب اور ان کی فیملی سے تعارف ہو گیا۔ یہ دونوں خاندان نہایت شریف۔ خوش خلق اور ملنے جلنے والے احباب تھے۔ مگر یہ ہمارے علاقہ سے دور شہر میں رہتے تھے۔ مطلب یہ کہ ہم ہر طرح سے تنہا تھے۔

ان دنوں خاکسار کی بیوی رشیدہ بیگم امید سے تھیں۔ کوئی دو یا تین ماہ بعد یعنی ساتویں ماہ ایک دن صبح دس بجے انہیں تکلیف شروع ہو گئی۔ فون کرنے پر ڈاکٹر رام سنگھ صاحب اور انکی بیوی فوراً تشریف لے آئے اور کوئی گیارہ بجے قبل از وقت (PRE-MATURE) ولادت ہو گئی۔ اور کوئی آدھ گھنٹہ بعد نومولود جس کا نام خاکسار نے خود خالد تجویز کر دیا تھا فوت ہو گیا۔ اب اس شہر میں نہ کوئی خاص واقف کار اور نہ ہی کوئی احمدی تھا۔ میرے بھائی اور احمدی دوست یہاں سے کوئی ڈیڑھ سو میل دور تھے اس ملک میں نہ ہی مناسب سڑکیں یا ٹرانسپورٹ کا انتظام تھا کہ کوئی ہمارے پاس آسکے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا اور کوئی ڈیڑھ دن پہلے مکرم سردار بشارت احمد صاحب ابن حضرت ماسٹر عبدالرحمن صاحب مہر سنگھ وہاں تشریف لائے تھے۔ مکرم بشارت احمد صاحب پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے محکمہ بجلی میں انسپکٹر تھے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر ٹبورہ میں تھا اور وہ عموماً معائنہ کے لئے آیا کرتے تھے۔ جب انہیں علم ہوا تو وہ فوراً میرے گھر آئے بچے کو غسل دے کر جنازہ تیار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ وہ آجکل اپنے اہل وعیال کے ساتھ مستقل طور پر انگلستان میں رہائش پذیر ہیں۔ جنازہ میں ہم صرف دو احمدی تھے۔ اب جنازہ پڑھانے کا سوال پیدا ہوا۔ خاکسار نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر خود آگے ہو کر جنازہ پڑھایا۔ اس میں تقریباً تیس غیر از جماعت احباب شامل تھے اور کوئی بدمزگی پیدا نہیں ہوئی۔ کوئی دو بجے کے قریب ہم قبرستان سے گھر پہنچے۔ گھر پر خاکسار کی مریضہ بیوی اور چار چھوٹے بچے تھے۔ جو دو واقف تھے وہ اپنے گھروں کو واپس جا چکے تھے۔ کوئی ایک گھنٹہ کے بعد خاکسار کی بیوی کو سانس کی تکلیف شروع ہو گئی۔ سانس لیتے وقت ایسی آواز آتی تھی جیسے ریل کا انجن اپنی زائد سٹیم خارج کرتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ یہ تکلیف بڑھنی شروع ہو گئی۔

اب حالت یہ تھی کہ نہ تو ہمارے ہمسایوں میں سے ہمارا کوئی واقف تھا صرف دو فیملیز واقف تھیں مگر ہمارے گھر سے بہت دور تھیں۔ بچے کی قبل از وقت ولادت۔ اس کے فوراً بعد وفات کوئی احمدی فیملی ہمارے قریب نہ تھیں۔ میرے اپنے عزیز مجھ سے کم از کم ڈیڑھ سو میل دور تھے۔ بچے کو ابھی ابھی دفنا کر آیا تھا۔ ان سب باتوں نے ذہن بالکل ماؤف کر کے رکھ دیا تھا۔ اور اب ایک نئی مشکل یہ پیدا ہو گئی۔ بہرحال فوراً ڈاکٹر رام سنگھ صاحب کو جا کر بلا لایا۔ اس نیک انسان نے کافی دیر معائنہ کیا اور سخت متفکر نظر آرہا تھا آخر میں مجھے کہنے لگا کہ پراونشل میڈیکل آفیسر جو ایک انگریز تھا کے پاس جاؤں وہ میرے گھر کے قریب ہی سرکاری مکان میں رہائش پذیر تھا۔ میں ان کے گھر گیا اور دروازہ کھٹکھٹانے پر وہ اور اس کی بیگم دروازہ کھول کر باہر آئے۔ مجھے اندر لے جا کر میری بات سنی۔ میری بے چینی کو دیکھ کر مجھے جیسے حکم دیا جاتا ہے بیٹھ جانے کو کہا اور مجھے کہنے لگا تم نے یہاں سے اٹھنا نہیں میں جلد واپس جانا چاہتا تھا۔ مگر وہ مجھے اٹھنے نہیں دے رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے اس نے اپنی بیگم کو چائے بنانے کو کہہ دیا تھا۔ چند منٹ بعد اس کی نیک بیوی چائے لے آئی۔ چائے پی کر طبیعت میں کچھ سکون سا پیدا ہو گیا۔ پھر وہ نیک انسان ڈاکٹر میرے ساتھ پیدل میرے گھر آیا۔ اور ڈاکٹر رام سنگھ صاحب سے علیحدگی میں باتیں کرتا رہا۔ اس عرصہ میں فون کر کے مقامی ہسپتال کی انگریز نرسنگ سسٹر کو بھی بلا لیا۔ یہ خاتون شادی شدہ اور دو بچوں کی ماں تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ بھی بڑی پریشان نظر آنے لگی۔ ہسپتال سے آکسیجن منگوا کر لگا دی گئی۔ شام سات بجے انہوں نے مجھے علیحدگی میں بلا کر کہہ دیا کہ تمہاری بیوی سخت بیمار ہے اور اس کی حالت تشویشناک ہے۔ میں یہ سب کچھ سمجھ رہا تھا۔ میں نے انہیں کہہ دیا ٹھیک ہے اور مجھے خود بھی اس بات کا احساس ہے۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے ہسپتال سے ایک افریقن نرس کو بلا کر اور ڈیوٹی پر مقرر کر کے سب چلے گئے مگر کسی نے اس وقت مرض کی نوعیت سے آگاہ نہ کیا۔ اب وہ نرس۔ خاکسار کی بیوی۔ چار چھوٹے بچے اور خاکسار گھر پر رہ گئے۔

ہم احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور نعمتوں کے علاوہ ایک اور بڑی نعمت عطا کی ہے وہ دعا ہے۔ ہمیں اپنے خدا اور اسکی رحمت پر بڑا اعتماد ہے۔ نیز ہم میں سے جنہوں نے اول وقتوں میں قادیان میں تعلیم حاصل کی ہے اور حضرت امام جماعت الثانی کے درس سننے کا موقع ملا ہے۔ نیز ہمارے اساتذہ میں سے زیادہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے رفقاء میں سے تھے وہ ایک ایسی نعمت ہے جو آئندہ نسلوں کو نہیں مل سکتی۔ اور اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ ان کی تربیت میرے بہت کام آئی۔

جب شام کی عبادت کا وقت گذر گیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دعا شروع کر دی۔ میں کوئی پانچ منٹ کے لئے اپنی بیوی کی تیمارداری کر لیتا اور اس کے بعد دو نفل ادا کر کے دعا کرتا جاتا اپنی کسمپرسی اور بے بسی کو دیکھتے ہوئے طبعاً دعا میں غیر معمولی جوش پیدا ہوا اور آنکھوں سے جھڑی لگ گئی اور میں نے محسوس کیا کہ میری تضرعات اور آہ وزاری کو میرے پیارے خدا نے شرف قبولیت عطا فرما دیا ہے۔ اور دعا کے بعد طبیعت میں ایک حد تک سکون سا پیدا ہو گیا اور گھبراہٹ اور پریشانی نے جو تلاطم پیدا کر رکھا تھا اس میں معتدبہ کمی آگئی۔ دعا کا یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ اچانک میں نے محسوس کیا کہ میری بیوی کے سانس کے ساتھ جو آوازیں آرہی تھیں وہ بند ہو گئی ہیں اور ان کے چہرہ پر ایک ملکوتی سکون ظاہر ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سو گئیں۔

دوسرے دن صبح پورے چھ بجے میرے فون کی گھنٹی بجی۔ جب میں نے فون اٹھایا تو وہی انگریز نرسنگ سسٹر تھی۔ پوچھنے لگی تمہاری بیوی کا کیا حال ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ وہ اب خدا کے فضل سے ٹھیک ہے۔ وہ میری بات ماننے کو تیار نہ تھی۔ دراصل وہ خود دو بچوں کی ماں تھی اور وہ میرے گھر میں

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل: تعلیمی، معاشرتی، معاشی، اقتصادی، وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز

۱۳۔ اگست ۱۹۹۳ء

Dwindling wildlife

From Maj (rtd) Manzoor Hussain

The Attention of all those who love wildlife and wish to preserve the indigenous fauna of the country is invited to the auction notice published in an Urdu daily newspaper of August 1, for the auction of fish from Lalsuhanra National Park situated near Bahawalpur.

It is the only national park in Punjab. but it is astonishing that its administration has not cared to abide by the true definition of a national park as adopted by the rules of the park. Auctioning/sale of fish from the national park is also in contravention of the Punjab Wildlife (Protection, Preservation, Conservation and Management Act 1974, which prohibits all fishing in such parks.

I have been associated with the national park for the last 13 years. It is painful for me to find such interference by the provincial Fisheries Department. I therefore, feel that it is still my duty to at least bring the situation to the notice of the World Wildlife Fund to intervene at once and persuade the authorities not to disturb the natural fauna of the national park; being preserved for the last so many years.

Bahawalpur

The News International, Friday, August 13, 1993

میجر ریٹائرڈ منظور حسین نیوز انٹرنیشنل کے ۱۳ / اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں کہ تمام ایسے احباب جو وائلڈ لائف سے محبت کرتے ہیں اور مقامی فانا (FAUNA) کی ملک میں حفاظت کرنا چاہتے ہیں کی توجہ اس نیلامی کے نوٹس کی طرف دلائی جاتی ہے جو ایک اردو اخبار میں یکم اگست کو اس مقصد کے لئے شائع کیا گیا کہ لال سہانا نیشنل پارک کی مچھلیوں کو نیلام کرنا ہے۔ یہ پارک بہاولپور میں واقع ہے۔ پنجاب میں یہی ایک قومی پارک ہے لیکن یہ بات حیرتناک ہے کہ اس کی انتظامیہ نے ان قوانین کی پرواہ نہیں کی جو قومی پارکوں کے سلسلے میں ان کی تعریف کے متعلق درج ہیں۔ یہ تعریف ان قوانین کے مطابق ہے جن کا تعلق قومی پارک کی مچھلیوں کی نیلامی یا فروخت سے ہے۔ یہ فعل پنجاب وائلڈ لائف جس میں حفاظت، ان کا قائم رکھنا وغیرہ وغیرہ ہے۔ ایکٹ ۱۹۷۴ء میں درج ہے جس کے ذریعے پارکوں سے مچھلیوں کا پکڑنا ممنوع ہے۔

قومی پارک کے ساتھ میرا گذشتہ تیرہ سال سے تعلق ہے۔ یہ بات میرے لئے تکلیف دہ ہے کہ صوبجاتی فشریز ڈیپارٹمنٹ نے اس دخل اندازی کو مناسب سمجھا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی میرا یہ فرض ہے کہ میں اس موجودہ حالت کو وائلڈ لائف فنڈ کے نوٹس میں لاؤں کہ وہ مداخلت کرکے حکام کو اس بات سے روکیں کہ وہ قومی پارک کے قدرتی فانا (FAUNA) کو ڈسٹرب نہ کریں۔ یہ گذشتہ متعدد سالوں سے محفوظ رکھی جا رہی ہیں۔

یہ خط بہاولپور سے لکھا گیا۔

ڈان

۱۴۔ اگست ۱۹۹۳ء

Quaid library

FOR a lasting memorial to the founder of the nation, Quaid-i-Azam Public Library should be set up near his mausoleum. There is plenty of land available there. This is centrally located. People can reach there easily from any part of the City

It should be a modern library with not only a large number of books on all subjects, but newspapers, magazines, etc., as well. It should also have reading rooms with different facilities.

There is no shortage of millionaires and billionaires in our poor country and they may be approached to contribute generously. In our country, the rich talk a lot; some of them keep writing critically about various ills as well. But their contribution to the national welfare is very little. Let us hope they come forward in large numbers to complete the project.

Needless to say, the prople have suffered a lot due to lack of such centrally located, large and modern libraries, whose role in national development is well known.

SIBTUL HASAN HAZEEN
Karachi

DAWN SATURDAY, AUGUST 14, 1993

سبط الحسن حزیں (کراچی) ڈان کے ۱۴ / اگست کے شمارے میں قائد لائبریری کے عنوان سے خطوط کے کالم میں کہتے ہیں

پاکستان کے بانی کی ہمیشہ رہنے والی یادگار کے طور پر قائداعظم پبلک لائبریری ان کے مزار کے قرب میں بننی چاہیئے۔ وہاں اس کام کے لئے کافی زمین موجود ہے اور یہ جگہ ہے بھی مرکز میں۔ شہر کے تمام حصوں سے لوگ آسانی سے وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ یہ نہ صرف ایک جدید قسم کی لائبریری ہونی چاہیئے جس میں مختلف موضوعات پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں موجود ہوں بلکہ اخبارات اور رسالے بھی موجود ہونے چاہیئں۔ اور اس کے علاوہ اس کے ساتھ ریڈنگ رومز ہوں جہاں مختلف قسم کی سہولیات مہیا کی جائیں۔

ہمارے ملک میں کروڑپتی اور ارب پتی لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ چاہیئے کہ ان سے اپیل کی جائے کہ وہ اس کام کے لئے دل کھول کر عطیات دیں۔ ہمارے ملک میں امیر لوگ بہت زیادہ باتیں بناتے ہیں۔ بلکہ تنقید کے رنگ میں لکھتے بھی بہت کچھ ہیں۔ لیکن فلاح وبہبود کے لئے کرتے کچھ نہیں ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ کر اس پراجیکٹ کو مکمل کرنے میں مدد دیں گے۔

یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایسی بڑی بڑی جدید لائبریریوں کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ملک کے لوگوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔

بقیہ: ص۴

میرے بچوں کو پریشان حال پھرتے دیکھ گئی تھی۔ میں نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی مگر وہ ہر بات پر حیرانی ظاہر کرتی جاتی تھی۔ بعد میں وہ میری بیوی کو دیکھنے بھی آئی۔

صبح خاکسار کی بیوی نے معمول کے مطابق ناشتہ کیا۔ اور اس کی حالت اب خدا کے فضل سے نارمل ہو چکی تھی دس بجے کے قریب میں تھوڑی دیر کے لئے دفتر گیا۔ پراونشل ہیڈکوارٹر ایک قلعہ نما بلڈنگ میں تھا۔ ٹانگانیکا پہلی جنگ عظیم سے پہلے جرمن نوآبادی تھی۔ مگر جنگ کے بعد اس پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ جرمنوں نے اپنے دفاتر قلعہ نما بلڈنگ میں بنا رکھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی تمام پراونشل افسر جو تمام انگریز تھے میرے دفتر میں آگئے ان سب کو میری بیوی کی علالت کی خبر مل چکی تھی۔ سب کے سب یہ خیال کر رہے تھے کہ میں انہیں یہ بتاؤں گا کہ اس کی وفات ہو چکی ہے مگر جب میں نے انہیں حقیقت سے آگاہ کیا تو اول تو انکو میری بات پہ اعتبار نہ آتا تھا۔ مگر وہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ وہ اب ٹھیک ہے۔ میں نے ان سب کو بتایا کہ میں نے کس طرح دعا کی اور اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء دی مگر ان کے بہرے بتا رہے تھے کہ ان کو میری بات پر اعتبار نہیں آ رہا تھا۔

اس کے بعد پراونشل میڈیکل افسر اور ڈاکٹر رام سنگھ صاحب نے مجھے بتایا کہ قبل از وقت ولادت کی وجہ سے جو پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی اس کی وجہ سے خاکسار کی بیوی کے ایک پھیپھڑے میں خون کا ایک قطرہ چلا گیا تھا جسے میڈیکل زبان میں PLUMONARY EMBOLISM کہتے ہیں اور ڈاکٹروں کے مطابق اس تکلیف کا کوئی علاج نہیں اور یہی وجہ تھی کہ سب لوگ میری بات سن کر حیرانگی کا اظہار کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے لئے کوئی بہت بڑی تکلیف مقدر تھی مگر اللہ تعالیٰ نے رحم فرماتے ہوئے مجھے بڑی تکلیف اور مشکل سے بچا لیا۔ اور محض اپنے فضل سے ایک مردہ کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ یہ ہے ہمارا زندہ خدا جو اپنے گنہگار بندوں کی دعا سنتا ہے اور ہم پر رحم کرتا ہے۔

خاکسار کی بیوی کی اس وقت عمر خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۳ سال ہے۔ ۱۹۶۶ء میں انگلستان آنے کے بعد اسے ایک لمبا عرصہ کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمت کا موقع ملتا رہا ہے۔ مگر گذشتہ ڈیڑھ سال سے دل کے عارضہ کی وجہ سے اب زیادہ بھاری کام نہیں کر سکتی۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم دونوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر کرے۔

اخلاص خواہ بظاہر انسان کے اندازہ کے مطابق کامل ہی کیوں نہ ہو اور جوش بھی ایسا کہ دنیا واہ واہ کرنے لگے۔ اور ہمت بھی ایسی کہ انسان انسان کی نگاہ میں اولوالعزم بن جائے۔ تب بھی انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ثواب کا مستحق نہیں بنتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا پڑتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۰۹ میں

وقار النساء بنت محمد خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دریاپور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۸ ماشہ مالیتی ۲۴۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ وقار النساء بنت محمد خان دریاپور ضلع سیالکوٹ حال ۱۶/۲۴ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مظفر محمود کاہلوں ابن منور محمود کاہلوں فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ منور محمود کاہلوں وصیت نمبر ۱۹۴۲۵ فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۱۱۰ میں

محمد اسلم ولد چوہدری طفیل صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۶۴ سال بیعت ساکن دوبلم کاہلوں ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۱۲½ ایکڑ واقع ٹکڑا نمبر ۵۶ تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اندازاً قیمت ایک لاکھ فی ایکڑ ۱۲۵۰۰۰۰/- روپے (۲) ۶½ ایکڑ واقع دوبلم چاہی ضلع سیالکوٹ اندازاً قیمت ۳۰ ہزار فی ایکڑ ۱۹۵۰۰۰/- روپے (۳) ۷ ایکڑ واقع بارانی دوبلم چاہی ضلع سیالکوٹ اندازاً قیمت ۸ ہزار فی ایکڑ ۵۶۰۰۰/- روپے (۴) ۲ ایکڑ ۷ کنال واقع قادر آباد بھٹہ ضلع سیالکوٹ اندازاً قیمت ۱۶ ہزار فی ایکڑ ۴۶۰۰۰/- روپے (۵) ایک ٹیوب ویل واقع دوبلم ضلع سیالکوٹ مالیتی ۱۲۰۰۰/- روپے (۶) ایک مکان پختہ واقع دوبلم قیمت اندازاً ۱۰۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰۰/- سالانہ بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اگر اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اسلم دوبلم کاہلوں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ منور محمود کاہلوں ولد چوہدری غلام رسول وصیت نمبر ۱۹۴۲۵ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ ناصر احمد خان ولد چوہدری محمد نواز صدر جماعت احمدیہ دوبلم کاہلوں ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۹۱۱۱ میں

امۃ الشکور ارم بنت ڈاکٹر بشیر احمد قوم افغان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) جڑاؤ سیٹ وزن ۴½ تولہ مالیتی ۱۴۴۰۰/- روپے (۲) سونے کا سیٹ وزن ۳½ تولہ مالیتی ۱۱۲۰۰/- روپے (۳) سونے کا جڑاؤ ہار وزن ۱½ تولہ مالیتی ۴۸۰۰/- روپے (۴) سونے کے کڑے تین عدد وزن ۵½ تولہ مالیتی ۱۷۶۰۰/- روپے (۵) انگوٹھیاں ۳ عدد وزن ۱ تولہ قیمت ۳۰۰۰/- روپے کل رقم ۵۱۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الشکور ارم مکان نمبر ۲۲۴ گلی نمبر ۲۱ سیکٹر E-7 اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ ڈاکٹر بشیر احمد والد موصیہ اسلام آباد گواہ شد نمبر۲۔ محمد عبدالوہاب ولد چوہدری محمد حسین اسلام آباد

مسل نمبر ۲۹۱۱۲ میں

ڈاکٹر محمد احمد ولد چوہدری محمد اکرم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ڈاکٹر محمد احمد ولد چوہدری محمد اکرم ۶۴۔ D پاکستان کوارٹرز نشتر روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری عبدالمجید وصیت نمبر ۱۵۵۳۳ آڈیٹر جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۱۱۳ میں

احمد بلال قریشی ولد طاہر احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال ۵ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظفر گڑھ حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ

باقی صـ۷ پر

بقیہ: صـ۳

فہرست تیار کرتی ہے اسکو خوب خوب مشتہر کیا جانا چاہیئے۔ اگر ان لوگوں کو ملک سے باہر جانے کے طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ پراپیگنڈہ خاصا مہنگا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ چالیس زندگیاں بچائی جائیں گی اور چار لاکھ دیگر افراد اپنی مشکلات میں وہیں پھنسے رہیں گے۔ فہرست بنانے کا طریق یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے پانچ ڈاکٹر ہیں۔ جو ہر بیمار کا معائنہ کر کے سفارش کرتے ہیں کہ وہیں رہنے دیا جائے یا باہر لے جایا جائے۔ اکتالیس تو پہلے نامزد ہو چکے ہیں چار سو مریض مزید ایسے ہیں جن کے متعلق فیصلہ ہونا باقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں پچاس ہزار زخمی لوگ محاصرے کے درمیان مارے گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صد ٦

کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ایک کلائی کی گھڑی جس کی مالیت /۴۰۰ روپے ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ احمد بلال قریشی ۱/۲۷ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمود مجیب اصغر صدر جماعت احمدیہ مظفر گڑھ وصیت نمبر ۱۷۹۶۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبشر احمد ظفر مربی سلسلہ مظفر گڑھ وصیت نمبر ۲۶۳۰۴۔

مسل نمبر ۲۹۱۱۹ میں مسرت جبیں بنت چوہدری احمد دین قوم لنگڑیال جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ فیکٹری ایریا ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۵-۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ /۱۱۷۰ روپے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ مسرت جبیں ۱۵/۲۴ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ احمد دین والد موصیہ وصیت نمبر ۱۱۰۰۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ فہیم احمد خالد مربی سلسلہ فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۱۲۰ میں کاشف عمران خالد ولد بشیر احمد بجر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۶-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ کاشف عمران خالد بیت المنیب ۵۵۲-B سیکٹر ۳۵/A زمان ٹاؤن کورنگی نمبر ۴ کراچی نمبر ۳۱۔ گواہ شد نمبر۱۔ شکیل احمد خان ولد مقصود احمد خان وصیت نمبر ۲۷۷۶۷ گواہ شد نمبر۲۔ مسعود احمد ابن محمود احمد وصیت نمبر ۲۷۳۱۱

مسل نمبر ۲۹۱۲۱ میں سلطان احمد ڈار ولد محمد امین ڈار قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۵-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۸۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلطان احمد ڈار محلہ نیا آڑہ کھاریاں ضلع گجرات حال ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مبشر احمد کاہلوں استاد جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ شکیل احمد خان ولد مقصود احمد خان وصیت نمبر ۲۷۷۶۷۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک نصیر الحق صاحب نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو ایک حادثہ میں ٹانگ پر گہری چوٹ آئی ہے۔ جس کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ محترمہ والدہ صاحبہ مکرم زرتشت صاحب اوسلو ناروے کئی دنوں سے بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں ان کا بائی پاس اپریشن بھی ہوا تھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب نائب امیر ضلع گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مہروز احسان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم محمد سرور صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵۔ اگست ۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمہینہ سرور نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم قاضی جمیل احمد صاحب ملتان کی نواسی اور مکرم اللہ یار ناصر کارکن حدیقۃ المبشرین کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

اعلان گمشدہ رقم

○ مورخہ ۲۸۔ اگست کو صبح سات ساڑھے سات بجے کے قریب یوٹیلٹی سٹور ربوہ سے اڈہ بس تک کے درمیان قریباً سات ہزار روپے کی رقم کہیں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے صدر عمومی کے دفتر میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD

Digitized by Khilafat Library Rabwah

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

خبریں

ربوہ: ۲۸۔ اگست۔ گرمی اور حبس کی کیفیت جاری ہے

○ چین اور پاکستان نے دورمار میزائیلوں کے بارے امریکی پابندیاں مسترد کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ چینی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ میزائل ٹکنالوجی کنٹرول معاہدے کی کسی شق کی خلاف ورزی نہین کی گئی۔ سینٹ میں پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہاہے کہ ہم امریکی فیصلے کو مسترد کرتے ہیں ہمیں افسوس ہے کہ ان پابندیوں سے ہماری نسبت ہمارا بااعتماد دوست چین زیادہ متاثر ہوگا۔

○ امریکہ نے پاکستان کو ایم گیارہ میزائیل ٹکنالوجی فراہم کرنے کے جرم میں چین اور پاکستان پر بطور سزا اقتصادی پابندیاں لگادی ہیں۔ یہ پابندیاں دوسال تک جاری رہیں گی۔

○ چین نے متنبہ کیاہے کہ اگر امریکہ نے پابندیاں نہ اٹھائیں تو دومار میزائیلوں کی فروخت شروع کردیں گے۔ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے سمجھوتے کی حمایت بھی واپس لے لی جائے گی۔ چین کے نائب وزیر خارجہ نے امریکی سفیر کو طلب کرکے انہیں ان باتوں سے آگاہ کیا۔

○ عام انتخابات کے بعد انتقال اقتدار کا عمل ۱۵۔ اکتوبر تک مکمل ہوجائے گا۔ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی واپس سنگاپور چلے جائیں گے۔

○ پنجاب سے پیپلزپارٹی اور چٹھہ گروپ کے مشترکہ امیدواروں کا اعلان کردیا گیاہے۔ قومی اسمبلی کی ۱۶ اور پنجاب اسمبلی کی ۴۵ نشستوں پر ایڈجسٹمنٹ ہوگئی۔

○ صدر پاکستان نے دو آرڈی ننس جاری کئے ہیں جن کے تحت پاکستان بینکنگ کونسل کو یہ اختیار دیا گیاہے کہ وہ ایسے نادہندگان کی فہرست جاری کرے جن کو ۱۰ لاکھ سے زائد قرضہ لئے ایک سال ہوگیاہے اور جن کے اپنے ادارے میں ۵۱ فیصد سے کم اثاثے ہیں۔ آرڈی ننسوں کے ذریعے ایسے نادہندگان کو ۱۳۔ ستمبر تک ادائیگی کی مہلت دی گئی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہاہے کہ امریکی پابندیوں کا مقصد الیکشن میں اسلامی قوتوں کی راہ روکناہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام امریکی سازش ناکام بنادیں گے۔

○ پاکستان نے آئی ایم ایف کی شرائط تسلیم کر لی ہیں اب اسے ڈیڑھ ارب ڈالر قرضے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

○ الیکشن کمیشن سیاسی جماعتوں کو یکم اور ۲ ستمبر کو انتخابی نشان الاٹ کرے گا۔ نشانوں کے لئے ۵۲ سیاسی جماعتوں نے درخواستیں دے دی ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر مسٹر نواز شریف نے کہاہے کہ ۱۹۷۰ء جیسی صورت حال پیدا کی جارہی ہے۔ عوام سازشوں کو ناکام بنادیں گے انہوں نے کہاکہ میری حکومت کے خلاف سازشوں کا مقصد ایسے لوگوں کو اقتدار میں لانا ہے جن کے ذریعے عوام کو سیاسی اور اقتصادی غلامی میں دھکیل دیا جائے۔ انہوں نے امریکی پابندیوں کی مذمت کی اور کہاکہ پاکستان کو ایشیا کا شیر بنانے کے لئے عوام دو تہائی اکثریت دلائیں۔

○ وزیر اعظم کی صدارت میں ایک اہم اجلاس میں فیصلے کئے گئے ہیں کہ اوپن سکائی پالیسی پر نظر ثانی کی جائے گی اور نجی فضائی کمپنیوں کو اندرون ملک نقصان دہ روٹوں پر بھی پروازیں چلانا ہونگی۔ اسی طرح پی آئی اے کو پروازوں کی اجازت دینے والے ملکوں کے مسافر طیارے ہی پاکستان آسکیں گے۔ غیر معروف کمپنیوں کو بھی پاکستان میں مسافر لانے سے روک دیا گیاہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہاہے کہ ۶۔ اکتوبر اور ۹۔ اکتوبر کو پیپلزپارٹی اور لوٹوں اور لٹیروں کے درمیان مقابلہ ہے۔ انہوں نے امریکہ کی طرف سے چین اور پاکستان کے خلاف حالیہ اقتصادی پابندیوں کو غیر منصفانہ اور ناجائز قرار دیا۔ انہوں نے کہاکہ نواز شریف کی وجہ سے ملک پر دہشت گردی اور اقتصادی ناکہ بندی کے الزامات لگے۔ انہوں نے کہاکہ نگران وزیر اعظم کے اقتصادی پیکیج کے ذمہ دار نواز شریف اور ان کے حواری ہیں۔

○ اسلام آباد میں مہنگائی کے خلاف اسلامک فرنٹ کے مظاہرے کے انعقاد کو روکنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی گئی ہے۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ بھی پیپلزپارٹی سے ناراض ہوگئی ہے۔ انہوں نے اپنے امیدوار کھڑے کرنے کا اعلان کیاہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہاہے کہ ڈس انفارمیشن بلاول ہاؤس سے پھیلائی جارہی ہے۔ میں پارٹی قیادت کو چیلنج کرنے نہیں آرہا۔ انہوں نے کہا کہ میں چوری چھپے نہیں بلکہ علی الاعلان وطن واپس آؤں گا۔ میرا آنا پیپلزپارٹی کے متعدد لیڈروں کے مفاد میں نہیں ہے۔ پیپلزپارٹی نے میرے خلاف امیدوار کھڑے کئے ہیں مگر مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ انہوں نے کہاکہ کھر کو ٹکٹ دینے سے پارٹی کو نقصان پہنچے گا۔

○ انتخابات کی مانیٹرنگ کے لئے امریکی ادارے این ڈی آئی کی ٹیم اگلے ماہ پاکستان پہنچے گی۔

○ گوجرانوالہ کے دربار پیر شاہ میں دو نامعلوم افراد نے مسلسل ۵ منٹ تک اندھا دھند فائرنگ کرکے ۴ افراد کو ہلاک اور ۴ کو زخمی کردیا۔

○ مرتضیٰ بھٹو کے بیٹے ذوالفقار علی بھٹو جونیئر نے کراچی کے لیاری کے حلقہ سے اپنے باپ کے کاغذات نامزدگی برائے قومی اسمبلی داخل کرادئے۔

○ امریکی صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے پاکستان اور چین کو دوبارہ وارننگ دی ہے کہ اگر ان کو ایم ۱۱ میزائیلوں کی فروخت کا ثبوت مل گیا تو پابندیاں مزید سخت کردی جائیں گی۔

○ وزیر اعظم نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ اشیائے صرف کی قیمتوں میں اضافہ روکنے کے لئے سخت اقدامات کریں۔

○ مسلم لیگ نے اپنے اہم امیدوار چوہدری نذیر اور ان کے بیٹے کی طرف سے ٹکٹ واپس کئے جانے کے بعد فیصل آباد سے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے امیدوار تبدیل کردئے ہیں۔

○ لائن آف کنٹرول (آزاد کشمیر) میں کونتر پہاڑی کے علاقے میں بھارتی فوج کی اشتعال انگیز فائرنگ کے جواب میں پاک فوج کی فائرنگ سے ۶ بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے۔

○ مہنگائی کے خلاف لاہور' راولپنڈی' بہاولپور اور دیگر شہروں میں شدید احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔

○ نائیجیریا کے فوجی صدر نے استعفیٰ دیکر اقتدار ایک سویلین تاجر کے سپرد کردیاہے۔

○ مصر کی مذہبی جماعتوں نے امریکی دفاتر کو نشانہ بنانے کا اعلان کردیاہے۔ شیخ عبدالرحمان نے دہشت گردی کے بارے میں امریکی الزامات کو جھوٹ کا پلندہ قرار دے دیاہے۔

○ پنجاب کے بلدیاتی اداروں کے فنڈز بحال کردئے گئے ہیں۔

○ نواز شریف نے کہاہے کہ اب سیاسی تیمیوں کو بھاگنے کی کوئی راہ نہیں ملے گی۔ مسلم لیگ کا اصل مقابلہ ملک توڑنے والوں سے ہے۔

○ گھی ملوں نے گھی کے نرخوں میں ۳ روپے کی بجائے چار روپے کا اضافہ کردیاہے۔

گل گھوٹو، مُنہ کھر اور سرکن کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، اپھارہ، سوزش پستان، ٹک، جلد کی خرابی، رحم نکالنا، جیر، چیچک، واہ، زہرباد، جانوروں کا بخار اور نتھنوں میں نارگلٹی پیدا ہوجانا وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات حیوانات دستیاب ہیں۔ لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک 1 روپیہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں)
ویٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون: کلینک ۶۰۶، ہیڈ آفس ۷۷۱، ربوہ
ڈسٹری بیوشن ۲۱۱۲۸۳

جن احمدی احباب نے ہم سے ڈش انٹینا لگوایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ انہیں وقتاً فوقتاً سٹیلائٹ ڈش انٹینا سے متعلق ہدایات اور نئی نئی معلومات مفت فراہم کریں۔ آپ سے عرض ہے کہ اپنے مکمل اور موجودہ ایڈریس سے فوری آگاہ کریں
شکریہ — آپ کے خدمت گار —
ڈش ماسٹر۔ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون ۲۱۱۲۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کے فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ایئرکنڈیشنر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نیشنل الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ
جودھامل بلڈنگ۔ لاہور
فون: ۷۲۲۳۲۲۸، ۷۳۵۷۳۰۹